السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک جگہ تفسیر فتح البیان میں الحمد کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؟ اسماء اللہ توحد باعتبار الغایات التی ہی افعال دون المبادی التی ہی انفعالات ‘‘ اس کی پوری تشریح بیان کریں ، یہ علم کلام کا مثلاً ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مثلا اللہ تعالیٰ کو رحمن رحیم کہا جاتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ خدا رحمت سے موصوف ہے اور رحمت کے معنی رقت قلب کے ہیں ۔ تو لازم آیا کہ خدا تعالیٰ کے لیے قلب ہوا اور قلب گوشت کا ایک لوتھڑا ہے تو معاذ اللہ خدا بھی ایسا ہی ہو گا لیکن یہ خرابی اس صورت میں لازم آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کو باعتبار مبداء مصدری معنی) کے رحمن ورحیم کہا جائے اگر باعتبار غایت اور تیجہ کے کہا جائے تو پھر کوئی اعتراض نہیں رقت قلب کی غایت اور تیجہ احسان ہے یعنی جب کسی کی بابت انسان کا دل نرم ہوتا ہے ، تو اس کے ساتھ احسان کرتا ہے ، تو گویا خدا تعالیٰ کو رحمن رحیم کہنے کے یہ معنی ہوئے کہ خدا اپنے بندوں سے احسان کرتا ہے یہ معنی ہیں فتح البیان کی عبارت کے کہ خدا کے نام بااعتبار غایت کے لیے جاتے ہیں نہ باعتبار مبداء کے اس کی زیادہ تفصیل ہم نے آپ کے شاگرد مولوی عطاء اللہ کے رسالہ الاہتداء کی تقریظ میں کی ہے جو نہایت مفید ہے ۔ (مولوی عطاء اللہ فرید کوٹکپورہ بڑی مسجد الہحدیث ۔ فتاویٰ اہلحدیث روپڑی جلد اول ، صفحہ ۱۸۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 09 ص 356

محدث فتویٰ